8-11-1901

جلد ۶	بمبئی روز دوشنبہ ۱۲ رجب المرجب سنہ ۱۳۱۹ھ مطابق ۴ نومبر سنہ ۱۹۰۱	نمبر ۴۱

مقاومتہ الحبشی

کچھ اندیشہ نہیں

امیر صاحب کابل خلد آشیان کی رحلت کے متعلق تعزیت نامہ اور امیر حبیب اللہ صاحب کی تخت نشینی کے متعلق تہنیت نامہ جو ہم صاحبوں نے کابل بھیجنا مناسب کیا اور جو صاحب اس کشش و پیچ میں ہیں کہ تعزیت نامہ اور تہنیت نامہ لکھتا دیا مگر ہمیں یاد نہیں ہماری سرکار کے خلاف تو نہ ہو وہ کچھ اندیشہ نہ کریں اور نہ کوئی ان پر مقدمہ کابل روانہ کرے ہماری سرکار اور امیر کابل صاحب کے درمیان بسبب البتہ اتحاد ہو جب خود ہماری سرکار نے تعزیت کا اظہار فرمایا تو پھر ہمیں کس بات کا اندیشہ ہو کیونکہ یہ تو ایسی بات ہو جو ہماری گورنمنٹ خود چاہتی ہے شاد ہے کہ اسی سے فائدہ ہو سکے بلکہ سربار رشتہ کی مابادور بادشاہ کو مدد دی سکے۔

غبار چھا گیا

ٹرنسوال میدان میں معرکہ تو بڑے بڑے بھاری ہوئے لیکن یکم ماہ حال کو جو معرکہ ہوا وہ سب سے ہی نرالا تھا جنرل باہر بالفورل کے درمیان میدان بند ہا تھا ایک ہزار ڈچون نے کرنل بنسن کی فوج پر یکایک حملہ کر دیا الغرض یہ ہوا کہ ہماری فوج پر غبار کی تاریکی چھا گئی تھی اسکی وجہ سے معاملہ او بادشہ ہو گیا کر رہا جن فوج ہمارا فوجی دو دو تروں میں چھین لیگو اس معرکہ میں کرنل بنسن مارے گئے اور ستائد افسر مقتول اور ہولہ افسر مجروح ہوئے پچاس سپاہی مقتول اور ایک سو وہ مجروح ہوئے یہ سب کچھ نقصان غبار کی وجہ سے ہوا مگر خیر ہوا کہ کیا ہوا تو ان کی نسبت تو لارڈ کچنر یہ خیال ظاہر کرتے ہیں کہ ہماری فوج میں بعد چھین لینے کی فوج

دیوانہ ملّا

شمالی سرحد کے دیوانہ ملا کی مدت چپ رہ دو دن میں برٹش گورنمنٹ نے ایک مہم بھیجکر یون ہی کردی تھی جہاں کہ وہ ایکبسی رتبے میں اطراف و نواح کے وحشیوں میں بھاگ کر جا چھپا تھا یہاں یہ خیال کیا گیا تھا کہ ملا جی سیدھے ہو گئے ہوں گے مگر انھوں نے قرنکہ اور ہی گل کھلائے سبب یہاں مہم اور برادر رخصت کر دی گئی تو پھر مقرر ٹھیک کر دس ہزار وحشیوں کو لا کھڑا کیا پھر دیکھا جائیگا یا ر زندہ ... باقی ہم نے جو دیوانہ سمجھکر چھوڑ دیا تھا اور ہے کچھ مضائقہ نہیں ہماری فوج کی ... دیوانے جی اپنی طرح دیر کر دیگی وہ ذرا ... گروہ زیادہ کرے دس یا پچھ ہزار کا مقابلہ کیا۔

دھُند بڑی بلا ہے

دھند بھی عجیب بلا ہے کہ میدان جنگ پر چھائی بغیر رہتی ہی نہیں دو چار دفعہ چھائی یا ایک آدھ دفعہ مگر چھائی ضرور ہی جس زمانہ مین روم روس کی جنگ بڑے زور شور سے ہو رہی تھی ایک دفعہ روسی فوج پر ایسی دھند چھائی کہ ترکی کے چودہ طبق روشن ہونیکے بجائے روسی فوج کی آنکھوں مین چودہ طبق اندھیر ہو گئے اوسکا جنگ مین ترکون نے ایسی زبردست فتح حاصل کی تھی کہ روسی کیمپ کا صفا چٹ میدان کر دیا تمام ڈیرے خیمے چھین لیے اور دو سات ہزار سپاہیون کو پامال کر ڈالا کمانڈنگ افسر کو اس جنگ کے نتیجے کی رپورٹ کرنی ضرور تھی بادشاہ اپنی سستی کہاکر لکھدو صرف دو زخمی ہوئے اور ایک مارا گیا منشی دانتون مین قلم پکڑ کر رہگیا اور کہنے لگا کہ آپ کیا اندھیر کرتے ہین ہماری پلس ڈیرے خیمے بھی نہیں رہے جب آپ طلب کرینگے اور فوجی سامان منگائینگے تو دار روس جواب طلب نکرینگے اوسکے جواب مین اوسنے کہا کہ اوسکا پروا ہے کہدینگے کہ دھند چھائی تھی ہماری فوج جو گھٹی بڑی اوسکی نسبت بھی سمجھ مین آیا کہ یہ مخالف کی فوج اور ہمارے ڈیرے خیمے جو ترکی فوج نے جلا ڈالے تھے سمجھینگے کہ ہماری فوج نے ترکی فوجکے ڈیرے جلا ڈالے اصلی بات یہ ہے کہ دھند ایسی بد بلا ہے کہ فرق پہچانا نہیں جاتا اوسکی افسرون کو کیمپ اور کیا اور نظر آنے لگا اوسکا شکریہ ہے کہ جنگ ٹرانسوال کے ہماری فوج پر غبار ہی چھا کر رہگیا اور دھوپ تو ہون لڑ گئی ہم صدق دل سے دعا کرتے ہین کہ خداوند ہم ہماری بہادر فوج کی آنکھون کو ہمیشہ دھند کر دھوند سے محفوظ رکھے۔

مانگر جاؤ کہا تانگ مانگتے ہو

لارڈ کچنر بہادر کو مارشل لا پر بڑا بھروسہ تھا گرا دشمنون نے اسکی متعلق کئی درخواستین لیس مضمون کی بھیجین کہ ہم بڑی سخت دلی مین جتک مارشل لا پر گرمجوشی سے عملدرآمد ہوگا انکی جہالت اور بدتہذیبی کا مادہ ہرگز کم نہوگا اسکی منظوری کیلئے لارڈ بہادر نے اسقدر ردوکد کی پر جو پارلیمنٹ نے اس درخواست پر کچھ توجہ نہ کی تو لارڈ کچنر بیچارے پریشان ہو کر رہی جاتے تھے آخر کار پارلیمنٹ نے اونکو بیکار اسطرح اونکی تسلی کر کے بے پوچھے گچھے بعد مدت کی اونکو ہاتھ صاف کرنیکی اجازت دیدی چنانچہ کئی مہینے سے وہ خوب دلکے ارمان نکال رہے ہین ڈچون کے بڑے بڑے افسرون کو سوائے پھانسی پر لٹکانے یا گولی سے اوڑا دینے یا جلاوطن کر دینگے اور کوئی سزا ہی نہیں دیتے لارڈ کچنر بہادر کا بڑے دھوم دھام سے شور کے ساتھ دعوی تھا کہ مارشل لا کا نفاذ ہوتے ہی ڈچونکی چولین ڈھیلی پڑ جائینگی اور اونکو دلیر پارٹیان شکست دیکر وہ روت کا سکہ جم جائیگا پیر اونکو سوا اسکے کہ گردن جھکا دینگے اور کوئی چارہ نہوگا عوام کا بھی خیال یہی تھا کہ اسکا ہونا باقی نہین تھا لیکن وہان تو ہم اونکے عیبات اور بھی بار اور شاہد الا معاملہ الٹا ہو گیا اور زیادہ گڑ بڑ اور بھی سخت ہوگئی یہی وجہ ہوئی کہ لارڈ کچنر بہادر بجائے فتح کی خوشخبری سنانیکے جلدی جلدی کمک مانگتے ہین ہمارے گورنمنٹ بھی غلطی سے خواہ اونکی ہر درخواست پر یہ کہدیتی ہے کہ مانگر جاؤ کہا تانگ مانگتے ہو گذشتہ ماہ مین معقول کمک بھیجی گئی لیکن اوس سے لارڈ بہادر کی سیری نہیں ہوئی معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ ہفتہ بھی کمک بھیجی گئی چنانچہ ٹائمز نے ۱۲ اکتوبر کو ایک ماہر بیان کیا کہ گورنمنٹ برطانیہ نے جنگ جنوبی افریقہ کے نقصانات سے ذرا بھی ہمت نہیں ہاری فوجین اور

افغانی رعایا اب لامال ہوجاویگی

امیر حبیب اللہ خان والی دولت خداداد افغانستان کی فیاضانہ ہمت کو آفرین ہے کہ تخت پر بیٹھتے ہی اوسکے افضل خزانہ کو رعایا کیلیے وقف کر دیا اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اونہون نے بے ترتیبی کے ساتھ خزانہ لٹا دیا یا لشادی کا وعدہ کیا اگر ایسا کیا جاتا تو بیجا نقصانات کا خون اور بیدار مغزی کی جگہ پر حیرانی ہوتی اونہون نے وہ ترکیب نکالی ہے کہ جس سے ہر شخص کو حصہ رسد فیض پہونچے اور کوئی کمی بیشی کا گلہ نہ کرسکے امیر حبیب اللہ خان نے ترقی کی راہین تمام رعایا کے کھول دینے کا وعدہ فرمالیا ہے اب یا قسمت یا نصیب اگر کسیکو کم ترقی ہو اور کسیکو زیادہ تو اوسمین امیر صاحب کا کوئی قصور نہیں وہ شخص خود ہی یہ سمجھ لیگا یعنی اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا اسباب ہو رعایای افغانستان شغل گذشتہ رعایا کی خشاش ہو لیکن شہر زدہ کی اوسکی بڑی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ امیر مرحوم نے کسی خاص مصلحت سے جسکو ہم خوب سمجھتے ہین ایسا کرنا ہی وہ ضروری تھی افغانستان کی مال کی تجارت مین دقتین مگر یہ سب دقتین اوٹھا دیا بلکہ فرمایا سوداگر تجارتین کرین آزادی کے ساتھ اپنی قسمت آزمائیان کرین اور بیفکری کے ساتھ کلہری اوڑائین علاوہ ازین فوجی تنخواہ پر آپنے توجہ فرمائی اور اوسکی نسبت زور دیا کہ کابلی فوج کو جو تنخواہین ملتی ہین فی الواقع ایسے غازی مرد اور میدان شجاعت کے شیر دلونکی یہ تنخواہ کم ہے مین ہر سپاہی اور ہر افسر کی تنخواہ مین معقول اضافہ کردونگا عالی حوصلگی امیر کی اس تقریر سے تمام رعایا کی باچھین کھلگئین اور اوسنے خود انہولین غور کرلیا کہ جنگے جدل ہاتھ پائی لبادگی وہ بغاوت سے کوئی فائدہ نہین حاصل ہوسکتا ہماری جو ایک عمر کی غرض تھی وہ امیر صاحب حبیب اللہ خان نے خود ہی پورا

ابھی سے گپ شپ اڑنے لگی

انگریزی اخبارات کو گورنمنٹ ترکی سے ایسی محبت
ہے کہ اگر کوئی رائی برابر معاملہ ہوتا ہے تو یہ
اوسکو پہاڑ کر دکھاتے ہیں اور پھر یہی نہیں کہ ایک
دفعہ لکھ کے خاموش ہو رہیں اوس معاملے کو
ایسی پلٹیاں دیتے ہیں کہ ناظرین کی عقل بھی
چکر کھانے لگتی ہے مگر فرانس نے جو بحری فوج ترکی
بندر پر چڑھائی ہے وہ ابھی تک پہنچی بھی نہیں
اور یاروں نے ابھی سے گپ شپ کی ٹھہرائی
چنانچہ پرسوں روئٹر نے فوج میں آکے ایک تار
خوفناک مارا کہ ترکی گورنمنٹ نے فرانس کا جوش
دیکھ کے دانت نکوس دیئے اور اوسکے مطالبات
کو بلا شرائط تسلیم کر لیا منداد فرانسیسی فوج
واپس ہوئی اس خبر کو دیکھتے ہی جیسا خستہ حال بدو
کے ذہن شریف سے نکل گیا جھوٹ بکنے پر خدا کی
لعنت کیونکہ یہ خبر سراسر بے سرو پا معلوم ہوتی
تھی کچھ بھی اسباب تو سمجھ سکتے ہے کہ ترکی گورنمنٹ
جو فرانس سے کئی جنگی ذلتیں ہضم کر گئی اور پلٹ کر
یہ بھی نہ سنا کہ کوئی کیا کہتا ہے پھر وہ ایسی بزدلی کا
اظہار کر سکتی ہے بلکہ اخبار اوسکا سب پانی ایک
پیسے بغیر جیتے چون و چرا فرانس کی نذر کر کے ہوا
کر دے یہ تو کبھی ہو ہی نہیں سکتا چنانچہ
تیسرے روز خود روئٹر کو اس خبر کی غلطی کا اقرار
کرنا پڑا اور ابھی ہفت ... نے بیدار اس نے یہ
لکھ دیا کہ ہمکو تو فرانسیسی اخبارات سے یہ خبر
ملی تھی دروغ بر گردن راوی تحقیق کرنے پر معلوم ہوا
کہ فرانسیسی فوج اوس بندرگاہ تک ابھی پہنچی بھی نہیں
ابھی ... ایک ہفتہ ... افسوس کرنا ...
... [illegible] ...
گورنمنٹ کی ... اوسکا ... [illegible]

آخر ہار گیا

بیچی ہفت فرانس آخر جان سے ہاتھ دہو کر
باہر ہو ہی گیا پہلے تو اوسنے بڑی دلیری سے وہیں خوب
اپنی شجاعت اور حمایت کا زور دکھایا لیکن گورنمنٹ
ترکی نے ذرا بھی پرواہ نہ کی فرانس یہ سمجھا تھا کہ ایسی
دھمکیوں سے کام نکل جائیگا مگر جب اوسنے پردے
بناشد کا حساب دیکھا تو سب سٹ پٹایا اور سوچا
کہ اگر اپنے جوش و خروش کو شجاعت کا وبال نہ ثابت
کیا جائیگا تو یار لوگ قہقہوں اڑائینگے اور اگر بعد یہ
دکھایا جائیگا کہ اپنے ہی برستے پر چڑھائی کر دی جاسکے
تو ترکی گورنمنٹ درمیان اوڑا دیگی وہ اس کشمکش
میں تھا کہ دوسری جانب ... جاسوس ... نے یہ بتایا
ایسا غیر ... ارادہ رفاقت کا خیال آیا اور جب ...
ہاتھ دو جانی شروع کر دی فرانسیسی اخبارات میں ...
دو دن کے مضامین شائع ہونے لگے کہ ... طور پر بھی
فرانس نے تمام دول یورپ کو متوجہ کیا اور چاہا کہ دنیا
کی عیسائی قوم ... ترکی گورنمنٹ ایک ... ظلم کر رہی
ہے میں اوس ... اور ... ظالم کا بدلہ لینا چاہتا ہوں لیکن
دول یورپ نے ... کا کان ... اور ...
... ... نقصان ... بلکہ ...
مثل عام ہے یاران ... اعلان شائع کر دیا
ابھی ... بات ... تصفیہ نہ ہوا تھا کہ فرانس چل دوڑا
... جا کر ... ترکی ... دیا ہے اب ہمیں
زیادہ ... خیر ... فضول ہے
ایسا ... بیان ... کر رہی دول یورپ
عادت ... گورنمنٹ ...
ہو کہ سلسلہ جنگ ... دول یورپ ... شکست کھائے
دیکھیں ... خود ... وہ اول
... ...
اوسکا ... ...

ہندوستانی ایجاد

ہندوستان کی موجودہ حالت دیکھتے ہوئے تو یہ عنوان
ضرور ناظرین کو ذرا نیا معلوم ہوگا لیکن معاف کیجئے پہلے کا
ہندوستان ہمیشہ سے ایسا نہیں رہا بلکہ یہ وہ ملک ہے
کہ اس سرزمین کے باشندوں نے جو کام کیا اوسکی
ہر جگہ شہرت ہوئی اگر پرانی تاریخوں کی ورق گردانی
کی جائے تو آپکو معلوم ہو جائیگا کہ آجکل جو نئی ایجاد شدہ چیزیں
آپکو پیش نظر ہیں اونمیں سے اکثر چیزیں وہی ہیں جو ہندوستان
ہی میں ایجاد ہو کر دوسری ولایتوں میں پہنچیں اور ...
لیکن اہل ہند کی آرام طلبیوں نے اونہیں بالکل فراموش
کر دیا مگر دوسری ولایتوں میں وہ برابر جاری ہیں
یہاں تک کہ وہی چیزیں آج ہمارے سامنے دوسری
ولایتوں کی ایجادیں بنی جاتی ہیں اگر یہ ...
کریں تو بھی اسے بڑھ کر کون ہو جن حضرات نے
تو ... وہ سمجھ لیا کہ بڑی بڑی عقلیں دنگ ہو کر
رہ گئیں ابھی حال کا ذکر ہے کہ ... صاحب ...
نیاز ... نے ... بمبئی میں ...
کی ریشم کی گلی ... ستارہ کی ایسی کل ...
کی ہے کہ آدمی دیکھتا ہی رہے ہر قسم کا سلسلہ ...
اوس کل کے ذریعہ سے جیسا چاہیں ویسا بات
کرتے تیار ہو جاتا ہے پر لطف یہ کہ اتنی بڑی کل ...
انجن سے صرف ایک آدمی کے ہاتھ کے اشارے سے
چلتی ہے مال نہایت عمدہ تیار ہوتا ہے اور ...
کہ جتنا عمدہ ویسا ہی جلد ... صاحب نے
کئی چیزیں ایجاد کی ہیں خدا کرے کہ ...
کو بھی ایسے کاموں کی طرف توجہ ہو تو ...
والوں کی آنکھیں کھل جائیں کہ ہندوستانی ...
والوں کا یہ ... نہیں ہیں بلکہ ... صاحب کمال ...
جو کچھ کرنا چاہیں کر سکتے ہیں ۔

نقل فرمان عالی دولت خداداد افغانستان

برضمائر اخلاص مآثر رعایائے دولت خداداد افغانستان اشخاصیکہ بواسطۂ بے حسابی و ناحق شناسی عمداران ملکی از وطن اصلی و ملک مالوفہ آوارہ شدہ بطور فرار در علاقۂ خارج رفتہ اند واضح بادکہ چون بعد از ارتحال حضرت باسعادت ضیاء الملۃ والدین قبلہ گاہ معظم خلد آشیان خود برتخت سلطنت و فرمانفرمائی مملکت افغانستان زاد اللہ شوکتہ اجلاس فرمودہ جمہور رعایای این دیار میمنت شعار کہ از کبار و صغار در تحت بیعت و ظل عاطفت شہریار داخل گردیدہ اند بنوازشات شاہانہ و مراحم خسروانہ سرفرازی حاصل کردند و بکمال امنیت آسودہ حالی و دعائی بقائی دولت خداداد نمودہ بسلامتی و عافیت وجود مسعود سرکار اشرف والائی ما حمد و سپاس خداوندی را بجا آوردند۔ لہذا چو شمایان ہم از اہالی این مملکت میباشید و سرکار والا ہم شما مردم افغانستان را قوم رعیت خود میشمارند بنابران راضی نمیشویم کہ از خانہ و جای خود ہا کنارہ بودہ بملک غیر پریشان و آوارہ باشید پس از کمال ترحم و مہربانی بر ہمہ شمایان ارشاد میفرمائیم کہ بخورسندی تمام و خاطر جمعی زیادہ ہر کسیکہ در ہر جا فرار شدہ و رفتہ باشید واپس در وطن خود آمدہ بخانہ ہای خود آرام و آسودہ شوید۔ ہر قدر املاک شمایان کہ باعث قرار بودن در ضبط کار سرداران پادشاہی درآمدہ باشد ہمہ را احکام فرمودیم در حین واپس آمدن بخود شمایان تسلیم نمایند و سبب آنکہ زحمت مسافرت و پریشانی بشمایان رسیدہ بے استعداد میباشید

چنین مقرر فرمودیم

کہ ہر کسے بخانہ و ملک خود واپس آمد زمینہائی او را بخودش بسپارند۔ و برای حصول معاش وتخم تقاوی بقدر ضرور زراعت از طرف پادشاہی بضمانت یکدیگر شمایان دادہ شود۔ و در یک سال اول مالیہ مقرری بطور بخشش میباشد کہ گرفتہ نمیشود۔ مگر نصف وجہ تقاوی را کہ مساعدۂ بیت المال است میدہند و در سال مابعد نصف دیگر تقاوی و مالیات معمولی گرفتہ میشود۔ زیادہ برین بعنایت خداوندی اندیشہ طاقت نخواہد بود کہ دینارے بیموجب از کسے بگیرد۔ امید بحضرت باری تعالی جل شانہ دارم کہ زحمت ہائی دربدری شما براحت کلی مبدل شدہ بخورسندی و آسودہ حالی تمام دعاگوی و شکرگذاری نمائید۔ و آمدن خود ہا معطلی نکردہ الطاف والا را شامل حال خود ہا دانید۔ فقط

تحریر فی یوم دوشنبہ ۳۰ رجب ۱۳۱۹ ہجری نبوی مطابق اردی تیل سال بقر

مہر شاہی



دستخط محمد عظیم ملازم دولت افغانستان۔

نقل ہذا مطابق اصل فرمان مبارک کردہ شد

اپنے معزز معاصرین سے کمال خلوصیت کیساتھ ہم التجا کرتے ہیں کہ فرمان عالیہ فرمانروائی دولت خداداد افغانستان کی ایک ایک بار اپنے پرچون میں نقل ضرور دے لیں۔ ہم اونکے بیحد ممنون ہوں گے۔ (مالک و ایڈیٹر فرخ دھلوی)

امیر حبیب اللہ خان کی بیدار مغزی

امیر عبد الرحمن خان مرحوم و مغفور کے انتقال کی خبر اس وجہ سے ہمکو زیادہ صدمہ ہوا تھا کہ ایسا نہ ہو ادنکی کرانی محنت خاک میں مل جائے۔ رعایا افغانستان کو بڑی بڑی حکمت عملیوں سے امیر مرحوم نے اپنی مٹھی میں لیا تہا۔ اور خزانۂ عالیہ کو دولت خداداد سے بہرا تھا۔ خدا نا کردہ حاسدون کی نظر نہ کہا جائے عوام کو بہی یہی خیال تھا کہ امیر صاحب کے بعد ضرور آپس مین کشاچہنی ہو گی۔ اور پرانے بغض و عناد کی وجہ سے نفسی نفسی کا میدان گرم ہو جائے۔ مگر واہ رے امیر مرحوم کا تدبر اور واہ رے امیر حبیب اللہ خان کی بیدار مغزی۔ کسی نے کان تک نہ ہلایا۔ کابل اور اسکی کل حدود مین ہر طرح کا امن ہے۔ تمام رعایا نے ہنسی خوشی امیر حبیب اللہ خان والاشان کو اپنا سرپرست اور مربی سمجھ لیا۔ علاوہ انکی تخت نشینی کی مخالفت کے خانگی جھگڑون کی مخالفت کیوجہ سے آپس مین بہی سر پھٹول نہین ہوئی۔ لپنے لپنے کام اپنے اپنے بیوپار اپنے اپنے دھندون مین سب کے سب مصروف ہین۔ واقعی بات تو یہ ہے کہ امیر حبیب اللہ خان والاشان نے اپنی فراست و عقلمندی سے اپنے والد مرحوم کا نام ہمیشہ کیلئے زندہ کر دیا۔ اور کل رعایا کو اچھی طرح یقین دلا دیا کہ رعایائے افغانستان مین سے کم درجہ کے شخص بہی امن و آسایش مین ذرا فرق نہ آئیگا۔ اسکے علاوہ تسخیر عام کا انہون نے بہت عمدہ طریقہ نکالا کہ چند افغانی سردار جو سازش کے شبہ مین ہمیشہ کے لئے نکالدئے گئے اور اونکے ساتھ ایک معقول گروہ رعایا کا بہی نکل گیا تہا انکے لئے امیر حبیب اللہ خان والاشان نے اپنی خاص مہر کے ساتھ ایک اعلان شائع کر دیا ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ سبکو معاف کر دئے گئے۔ فرار شدہ لوگون مین سے جو شخص ملنے

ہندی مسلمانوں کی عالی ہمتی

چندۂ حجاز ریلوے

([illegible])

کمپنی	درجہ	نام	رقم	معرفت
[illegible]	جمعدار	شیخ دلگاری صاحب	[illegible]	
پانچ [illegible]	حوالدار	محمد کالے خان صاحب	[illegible]	شیخ [illegible]
//	نائک	فتح یاب خان صاحب	[illegible]	//
//	لانس	محمد دم خان صاحب	[illegible]	//
//	//	شیخ بہادر صاحب	[illegible]	//
//	سپاہی	امین محمد خان صاحب	[illegible]	//
//	//	عنایت خان صاحب	[illegible]	//
//	//	عبدالستار خان صاحب	[illegible]	//
//	//	رسول خان صاحب	[illegible]	//
//	//	سلطان خان صاحب	[illegible]	//
//	//	الٰہی بخش خان صاحب	[illegible]	//
//	//	اسد خان صاحب	[illegible]	//
//	//	امین اللہ خان صاحب	[illegible]	//
//	//	سبز خان صاحب	[illegible]	//
//	//	امیر علی صاحب	[illegible]	//
//	//	[illegible]	[illegible]	//
//	//	[illegible] خان صاحب	[illegible]	//
[illegible]	حوالدار	یٰسین خان صاحب	[illegible]	//
//	نائک	گلاب خان صاحب	[illegible]	//
//	لانس	محمد خان صاحب	[illegible]	//
//	//	یوسف خان صاحب	[illegible]	//
//	سپاہی	سلطان خان صاحب	[illegible]	//
//	//	دوست خان صاحب	[illegible]	//
//	//	الٰہی بخش خان صاحب	[illegible]	//
//	//	بلال خان صاحب	[illegible]	//
//	//	محمد خان صاحب	[illegible]	//

ہندی مسلمانوں کی عالی حوصلگی

کمپنی	درجہ	نام	رقم	معرفت
پانچ سیکشن	سپاہی	عبداللہ خان صاحب	[illegible]	شیخ [illegible]
//	//	کالے خان صاحب	[illegible]	//
//	//	نصیر خان صاحب	[illegible]	//
//	//	ستار خان صاحب	[illegible]	//
//	//	شہامت خان صاحب	[illegible]	//
//	//	نبی خان صاحب	[illegible]	//
//	//	نبی خان صاحب	[illegible]	//
//	//	سبحان علی صاحب	[illegible]	//
//	//	صاحب خان صاحب	[illegible]	//
//	//	امید خان صاحب	[illegible]	//
[illegible] سیکشن	نائک	یٰسین خان صاحب	[illegible]	//
//	لانس	شیخ جعفر صاحب	[illegible]	//
//	//	شیخ یٰسین صاحب	[illegible]	//
//	سپاہی	غلام بخش صاحب	[illegible]	//
//	//	شیخ [illegible] صاحب	[illegible]	//
//	//	شیخ عبدالعزیز صاحب	[illegible]	//
//	//	حسن علی صاحب	[illegible]	//
//	//	شیخ امین صاحب	[illegible]	//
//	//	شیخ لعل محمد صاحب	[illegible]	//
//	//	شیخ میر صاحب	[illegible]	//
//	//	شیخ وزیر صاحب	[illegible]	//
[illegible] سیکشن	حوالدار	صاحب [illegible] خان صاحب	[illegible]	//
//	//	بابا صوبے خان صاحب	[illegible]	//
//	حوالدار	شیخ عبدالقادر صاحب	[illegible]	//
//	نائک	شیخ [illegible] بخش صاحب	[illegible]	//
//	لانس	سلطان علی خان صاحب	[illegible]	//

ہندی مسلمانوں کی فیاضی

کمپنی	درجہ	نام	رقم	معرفت
پانچ سیکشن	سپاہی	شیخ وزیر صاحب	[illegible]	[illegible]
//	//	شیخ رسول بخش صاحب	[illegible]	//
//	//	شیخ رحم صاحب	[illegible]	//
//	//	شیخ امید صاحب	[illegible]	//
//	//	شیخ عبدالرحمن صاحب	[illegible]	//
//	//	مرزا سکندر بیگ صاحب	[illegible]	//
بی کمپنی [illegible]	حوالدار	محمد میر خان صاحب	[illegible]	//
//	//	امیر خان صاحب	[illegible]	//
//	//	جعفر خان صاحب	[illegible]	//
//	نائک	نعمت خان صاحب	[illegible]	//
//	//	جان محمد خان صاحب	[illegible]	//
//	//	عبداللہ خان صاحب	[illegible]	//
//	سپاہی	شیخ گلو صاحب	[illegible]	//
//	//	گوہر خان صاحب	[illegible]	//
//	//	[illegible] خان صاحب	[illegible]	//
//	//	[illegible] خان صاحب	[illegible]	//
//	//	نعمت خان صاحب	[illegible]	//
//	//	امراؤ خان صاحب	[illegible]	//
//	//	اکبر خان صاحب	[illegible]	//
//	//	[illegible] خان صاحب	[illegible]	//
		میزان	[illegible]	
		رقم سابقہ	[illegible]	
		میزان کل	[illegible]	

[illegible]

معرکہ آرائی

راناتال باغ کی سیر

یہ ایک مختصر سا چمن ہے جسکی آج ہم سیر کر رہے ہین باغ کے اندر سبزہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا مخمل بچھائی گئی ہو جس پر نظرین دوڑ دوڑ کر جاتی ہین یہ دلا دیز سبزہ ہی نظر آتا ہے۔ روشون اور پٹریون پر جا بجا مناسب مقامات پر گملے رکھے ہوئے ہین، دن میں بل بوٹون کے درخت عجیب ہی دلکش منظر پیدا کرتے ہین۔ ایک طرف سبزہ کی کئی قسم کی بیلین چلی گئی ہین جن مین مختلف رنگ کے خوبصورت خوبصورت پھول کھلے ہوئے اس مختصر چمن کی آرایش کو مضاعف ثابت کر رہے ہین۔ مالی ایک نین کے سوراخ دار ظرف سے ان درختون پر پانی ڈال رہا ہے اور غبار آلود پتون کو صاف کر رہا ہے۔ درخت صندیلون کا اس طرح لہلہا لہلہا کر جیسے کوئی عابد فریب نازنین خواب ناز سے اوٹھکر ہاتھ منہ دہو اور سنگار کرکے اپنا گل سا مکھڑا آئینہ مین دیکھکر ہنستی اور جھومتی ہو جا کا دلفریب سمان معلوم ہوتا ہے خصوصاً ان گرفتاران زنجیر الفت کے لیئے جو حسن و صورت کے پیچھے ہی گویا مٹے ہوئے ہین غضب ہی کا سو زش ہوتا ہے۔ اون کو درختون کی نازک نازک شاخو کی ہوا سے جھونکے کھا کر لچکنے اور سبزہ کو زمین پر لوٹ لوٹکر اوٹہنے مین کسی کمر نازک اور زلف شکین کا خیال آجاتا قہر ہی تو ہو جاتا ہے۔ اور سوائے اسکے کچھ نہین بن پڑتا کہ دونون ہاتھون سے اپنی جلنے والے دل کو جو سینے سے نکل بھاگنے کے لیئے گویا اُچھلا پڑتا ہے تھامے ہوئے چپ چاپ سنائے مین بیٹھے ہوئے ان قدرت کے کرشمون کو دیکھتے رہین جس وقت ہم راناتال باغ مین پہونچے ہین تو یہ دن کا بہت ہی آخری حصہ تہا۔ کیونکہ آفتاب بالکل زرد ہو گیا تھا اور اسکی شعاعون کی گرمی قریب قریب زائل ہو چکی تہی۔ صرف ایک سنہری دہوپ جو اونچے اونچے مکانون کی دیوارون پر اور درختون کی بلند چوٹیون پر پھیل رہی تہی جس سے سبز سبز پتون پر مقیش چھڑک جانے کا گمان ہوتا تھا۔ اور چڑیان چہچہاتی ہوئی تیز اپنے گہونسلون مین بسیرا لینے کو جا رہی تہین اور انکی پیاری پیاری خوش آواز دل لبہانے والی معلوم ہوتی تہی۔ زاہدان خدا شناس کو وجد کی حالت ہوتی تہی۔ شام کا عجیب سہانا وقت ہو۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا جو پتون کو کھڑکھڑاتی ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خود سارا چمن ماتم کر رہے ہین۔ ہلکی ہلکی سردی پڑ رہی ہے۔ کسان لوگ اپنے اپنے کھیتون سے ہل چھوڑکر واپس گھرون کو آرہے ہین۔ مویشی بھی چراگاہون سے اپنے اپنے گھرون کو جا رہی ہین چاند مشرق کی طرف سے نکل رہا ہے۔ چڑیان اس قدرتی روشنی مین جو اون کے آشیانون مین چراغ کا کام دے رہی ہے اپنے بچون کے منہ دیکھ دیکھکر خوش ہین اور خوشی مین چہچہا رہی ہین۔ غرض رات کا وقت اس باغ مین عجیب لطف پیدا کر رہا ہے۔ حضور والا جناب ایک کونج پر گنجان درختون کے نیچے بیٹھے ہوئے ایک شعر کا مطلب سوچ رہے تہے کہ محلہ کی گھر کی طرف سے ایک دردناک آواز رونے کی سنائی دی۔ مگر ہم اس آواز کو تمیز نہ کر سکے کہ کس کی ہے اور کون ہے جب ہم چھائے ہوئے درختون سے نکلکر کھلے ہوئے میدان مین پہنچے ہین تو پہر وہی آواز ہمارے کان مین پہنچی جبکو ہم معلوم کرنیکی غرض سے چند قدم آگے بڑھ گئے تہے۔ اب یہ آواز بالکل صاف سنائی دینے لگی۔ افسوس یہ وہی بیچاری لیسک بیگم ہے جو ایک مدت سے ہمارے نوجوان دوست بابو عزحسین کے فراق مین بیچین رہا کرتی ہے۔ آج خدا جانے اس بیچاری کا کیا حال ہوگا جو اس طرح سے دہاڑین مار مار کر رو رہی ہے۔ سچ تو یون ہے کہ عشق بڑی بلا ہے۔ خدا کسی کو کسیکے دام زلف مین اسیر نہ کرے۔ یہ بیچاری لیسک ایک اچھے گھر کی نوجوان تعلیمیافتہ عورت ہے جسکو عین شباب مین عشق کا روگ لگ گیا۔ افسوس اس بیچاری غریب کو بقیہ دن کی چند ساعتون کا کاٹنا بھی دشوار ہو رہا ہے۔ گو شب وصل سر پر ہے مگر دل کی بیتابیون کی انتہا ہی نہین۔ اس حسرت نصیب کی دردانگیز حالت کہان تک دکھائین جو ایسی بیشمار ساعتون کو کاٹ چکی ہے۔ اور نہین معلوم کب تک یہ مصیبت جھیلا کریگی۔ شعر

کسی پہلو کبھی کروٹ نہین چین
الٰہی دل کو میرے ہو گیا کیا

نمبر۱ ق

نقد جان تن مین بچا رکھنے کی تدبیر یہ ہے
خاک ڈالے شیخ محبوب پہ اکسیر رہے

بقلم
شیخ زین الدین آفت ازمقام بوڈھانہ

بہت شاق گذرتا ہی

گورنمنٹ ہند	کو	امیر صاحب کا وظیفہ دینا
مالدارون	"	انکم ٹیکس کا دینا
دکانداروں	"	کرایہ کا دینا
طلب والون	"	چندے کا دینا
اخبار بینون	"	قیمت کا دینا
قرضدارون	"	قرض کا دینا
نیچریون	"	سلام علیک کا جواب دینا
تار کشون	"	ہڑتال کا دینا
بخیلون	"	بجاز بیکوں مین چندہ کا دینا
مضمون نگارون	"	مضامین کا دینا

بشیر الدین بشیر بریلوی

ہوگیا! ہوگیا! ہوگیا!

ویل مسٹر ایڈیٹر گڈ مورننگ ۔ ہاؤ ڈو یو ڈو ۔ یار کچھ خبر بھی ہے بسنت کی ۔ ہوگیا ۔ ہوگیا ۔ ہوگیا ۔ ہیں ۔ ہیں ۔ ہیں ۔ خیر تو ہے ۔ صبح ہی صبح یہ کیا بے تکی ہانک لگائی ۔ ارے یار کچھ نہ پوچھو ۔ قہ قہ ۔ قہ ۔ ہوگیا ۔ ہوگیا ۔ ہوگیا ۔ یار خشت کیوں گئے ہی ۔ پاگل تو نہیں ہو جاؤ گے ۔ کچھ تو سمجھ میں آیا کیا ہوگیا کیا ٹرانسوال میں جھگڑا پھر شروع ہوگیا ۔ ہرگز نہیں کیا شاہ چین گورنمنٹ کی اطاعت سے منحرف ہوگیا مطلق نہیں ۔ کیا کروگر کا جنگ نامہ ٹرانسوال چھپنا شروع ہوگیا ۔ ابھی نہیں ۔ تو کیا کہیں خدا نخواستہ ہیضہ کا دورہ ہوگیا ۔ خدا بچائے کیا برسات کا کافی نزول ہوگیا ۔ ہاں ۔ کہیں پھر کچھ کچھ ۔ کیا کرنل ہیر ناپ کا چین سے کوچ ہوگیا ۔ ہاں یہ تو ہوگیا ۔ مگر حضرت ہمارا "ہوگیا" تو ان سب سے نرالا ہے ۔ بس ہوگیا ۔ ہوگیا ہوگیا ۔ میں پھر وہی سب کی ہانک ۔ عجب آدمی ہو واللہ عجب بے ڈھنگے آدمی ہو ۔ مجھے تو تم کو جنون کا خبط ہوگیا ۔ سودا ہوگیا ۔ معلوم ہوتا ہے یا تمہاری عقل میں فتور ہوگیا ہے ۔ مرد خدا صاف کیوں نہیں کہدیتے ۔ آخر کیا ہوگیا ۔ خدا کے واسطے اب زیادہ الجھاؤ میں نہ ڈالو اور یہ معمہ حل کرو ۔ اچھا تو اب کہہ ہی ڈالیں ۔ مجھے کان نہیں جل گیا اگر سنئے واللہ ۔ وہ پھڑکتی ہوئی خبر سناتا ہوں ۔ کہ مارے ہنسی کے پیٹ سے انتڑیاں بھی نکل آئیں ۔ تو ہمارا ذمہ ۔ اور ہنستے ہنستے ۔ ورنہ غلطی ہو جائے تو بھی ۔ سنئے ۔ ہمارا ایک معزز ہمقوم پنڈت شاستری ایک کمہاری (مہری) کمہاری کو نکال لایا کر کے (چلا) کمہار ہوگیا ۔ اور ہماری برادری سے زبردستی وانستہ خارج ہوگیا ۔ ہم اب اسکو شادی و غمی کسی تقریب میں شامل کریں گے ۔ اور نہ اس کے یہاں جائینگے ۔ بلکہ وہ مرنے بھی تو ہم سے پی ... کر جائینگے ۔ کیونکہ وہ تو مہروں کی سی ہے ۔ سب رسم و رواج رکھتا ہے ۔ وضع قطع ۔ دیکھو تو مہروں کی سی ۔ خوراک ۔ وہ پوشاک مہروں کی سی طرز معاشرت مہروں کی سی ۔ مہروں کی شادی میں موجود ۔ مہروں کی غمخواری ۔ و عذر خواہی میں حاضر ۔ حتی کہ اسی مہری کے باپ کے مرنے پر خود نے بھدر ہو کر یعنی سر منڈوا کر اور منکا کر سب اپنے ہاتھ سے ادا کیا ۔ اس کے پھول گنگا جی میں خود خفیہ طور پر ڈال آیا ۔ سمجھے ۔ اب بھی اس کے مہری ہونے میں کچھ باقی رہ گیا ۔ ہمارے نزدیک وہ پورا کمہار ڈبل مہرا ہوگیا ۔ کیوں حضرت کیسی مزیدار خبر سنائی ۔ لاحول ولا قوۃ ۔ یہ کب تک مزیدار خبر ہے ۔ ہمارے خیال میں تو ہمارے مہذب پنڈت نے ہرگز ایسا نہیں کیا ہوگا ۔ اگر کیا ہے ۔ تو بڑا ہی ستم کیا ہے ۔ کہ برہمن سے سودر بنگیا ۔ اپنے باپ دادا کی عزت اور دین کو خاک میں ملا دیا ۔ بس انکا اسکو گنگا جل کے عوض میں ناک ڈبو کر ڈوب مرنا ہے مناسب ہے ۔ شرم شرم ۔ شرم ۔

اجی حضرت ایڈیٹر صاحب ۔ آپ اس میں ذرہ بھر فرق نہ سمجھیں ۔ بلکہ دو سال پہلے جبکہ مہری سے اس نے ناطہ کیا تھا ۔ تب ہی ہم کو تو یہ مبارکباد ۔ ایک "ہو ہوائی خیال" میں بھی چھپی ہوئی تھی ۔ جسے آپ ہی حضرات ناظرین کی تفریح طبع کے لئے شائع فرمائی ۔ اور مہری نے کیا کیا ۔ اسکو تو یہ چسکا پہلے ہی سے پڑا ہوا ہے ۔ بلکہ پہلے بھی ایک پنڈت برہمن سے (جو مسلمان کے گھر میں بھی) (پوتر ہو دو) بنے ناطہ کیا تھا ۔ جو قدامت سے مہذب اور شریف ہندوؤں میں سخت ممنوع اور متروک ہے ۔ خیر اسکی کیفیت پھر ہدیہ ناظرین کیجائیگی فی الحال تو یہ مضمون مبارکباد ہی کافی ہے ۔

لیجئے ۔ ٹھیک پنڈت تو بائی ۔

قطعہ مبارکباد ہوائی

ناطہ مہری سے شب دیگ مبارک ہووے
تجکو پنڈت یہ ہرا سنگ مبارک ہووے

صحبت مہری میں گر کہا بھی چاہئے ہی
ساغر بادہ گلرنگ مبارک ہووے

اور منہ ہو وہ لگا دے ۔ تو بجا دے طبلہ
بانسری تجکو اُسے چنگ مبارک ہووے

ہے مکان اسکے تو صورت ہو قدرے
تجکو مرنے میں مکان تنگ ...

کام زشت سے کرتا ہے برہمن بن کر
تجکو ہو وہ یہ مت بھنگ مبارک ہووے

باپ دادا کا جیت نام ڈبو یا تو نے
ڈوب مرنے کو تجھے گنگ مبارک ہووے

بیٹھا اب سو سنگے مہری کا مزہ پاتا ہے
اور چاقو سے تجھے جنگ مبارک ہووے

ہو گا بدنام تو مہری کی بدولت کیا کیا
ننگ میں ہو رہیگا اب بھنگ مبارک ہووے

ظلمت شب کا بادشاہ ماہتاب معہ اپنی فوج کے غائب ہے کیوں؟ بیکسوں کی جان۔ شراب کی روح رواں بادل کی چڑھائی ہے جس کے لیپ اقبال کے سامنے آسمان کا چراغ بھی گل ہے کسی کی مستانہ اٹھکیلی چالوں کا نقشہ اوڑھائے ہوئے آہستہ آہستہ ہوا چل رہی ہے اور رات سیاہی کسی کے زلف دراز کی طرح بڑھتی جاتی تمام عالم میں سناٹا چھایا ہوا ہے۔ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا۔ ناسخ مرحوم کا اس شعر کا

کسی کا کب کوئی روز سیہ میں ساتھ دیتا ہے
کہ تاریکی میں سایہ بھی جدا رہتا ہے انساں سے

پورا ثبوت ہو رہا ہے۔ آنکھیں ابھی اس سین کو اچھی طرح دیکھنے بھی نہ پائی تھیں کہ یک بیک ثابت کر رات پیدا ہوئی۔ ہوا اپنی معمولی رفتار سے اسقدر زیادہ تیز چلنے لگی۔ بادل میں ابھی جو محض سرگوشی ہو رہی تھی مگر اب وہی آواز صور اسرافیل بن کر گرجنے لگی گرج کے ساتھ ہی بجلی کی چمک آنکھوں کو خیرہ کر رہی ہے۔ چرند و پرند سب اپنی اپنی جان چھپائے پڑے ہوئے ہیں۔ نظر جس کو دیدہ بازی کا لپکا ہوتا ہے اور جو ادھر سے ادھر جانے پر ہر جگہ بلا عذر جانے مستعد ہو جاتی ہے وہ بھی اسوقت گوشہ چشم سے نکلنے کا نام نہ لیتی تھی مگر ہاں جب بجلی کوند جاتی تھی اسوقت البتہ روشنی کے سہارے سے تھوڑی سی دور جا کر اسطرح جلد واپس آ جاتی پھر گوشہ چشم سے نکلنا کیسا جھانکتی بھی نہ [illegible] شب زندہ دار نے ایسے وقت میں [illegible] دعا کا رنگ دیکھ کر وہی پرانا ڈھچر [illegible] دم کے وقت کی ورد کیلئے دعا شروع کر دیا ہے ایک طرف ہجران نصیب عاشق بستر غم پر پڑے ہوئے ایڑیاں رگڑ رگڑ کے کروٹیں لے رہے ہیں آج تارے بھی آسمان پر نہیں ہیں جو اختر شماری کر کے رات بسر کریں ہر طرح سے آسمان کو تیر ملامت کا نشانہ بنا کر لاکھوں گالیاں دے رہے ہیں اور رات کی درازی شکل دیکھ کر اسکی شکایت یوں عرض کر رہے ہیں کہ معاذ اللہ کس قیامت کی رات ہے کہ خیال معشوق بھی جسکی خوف کی وجہ سے آج آنے سے معذور ہے۔ اللہ اکبر اگر اسوقت وہ سین ہوتا تو بقول منشی امیر مرحوم کیا ہی مزا آتا ہے ؎

کیا بلا جھوم کے گھنگھور گھٹا آئی ہے

ہائے اسوقت میر گیسوؤں والا ہوتا دوسری طرف وہ خوش نصیب عشاق جن کو خدا خدا کر کے وصل معشوق نصیب ہوا ہے۔ انکی حالت تو کچھ پوچھئے نہیں خوب ہی لپٹ لپٹ کے دل وہ حسرتوں اور تمناؤں سے دل کو خالی کر رہے ہیں اور بار بار یہ شعر پڑھتے جاتے ہیں ؎

مدت کے بعد وصل ہوا ہے مجھے نصیب
دو چار سو برس تو الٰہی سحر نہو

بجلی کی تڑپ پر معشوق کو جھجکتے دیکھ کر بے اختیار کہہ اٹھتے ہیں ؎

لپٹ جاتے ہیں وہ بجلی کے ڈر سے
الٰہی یہ گھٹا دو دن تو برسے

ایسے وقت میں اینجانب بھی تن تنہا دبکے ٹھٹھرے ہوئے جھونپڑے میں پڑے ہوئے دل ہی دل میں یہ شعر پڑھ رہے تھے ؎

یا الٰہی آج کیسی رات ہے
یا تو میں ہوں یا خدا کی ذات ہے

اتنے میں جو برسات کی سرد ہوا نے گدگدی پیدا کی تو بس پھر کیا تھا جھٹ خیال یار کو مخاطب کر کے حضرت ریاض خیرآبادی کا یہ شعر جھوم جھوم کر پڑھنے لگے ؎

آندھی ہو ہی یہ کالی گھٹائیں یہ ظلمت یہ رات
اور زلفوں والے آج تو لے لیں بلائیں ہم

ابھی یہ شعر ختم بھی نہ ہوا تھا کہ ایک طرف سے "چھم" کی آواز کان میں آئی۔ ایں! کہیں خواب تو نہیں دیکھ رہا ہوں ایسے وقت میں یہ آواز کہاں معلوم ہوتا ہے قوت سامعہ نے خطا کی یا وہم نے ایک خیالی صورت کھڑی کر دی۔ مگر نہیں دیکھو آواز تو اپنی طرف آتی ہوئی معلوم ہوتی ہے آخر یہ معاملہ کیا ہے!

عالم ہو میں اک آواز سی جاتی ہے
چپکے چپکے کوئی کہتا ہے فسانہ دل کا

لے لو! یہ تو کوئی چھم چھم کرتا ہوا نزدیک آ گیا اجی نزدیک کیسا وہ دیکھو سامنے کھڑا ہے یار صورت تو بڑی پاکیزہ معلوم ہوتی ہے کیوں نہ ہو اب تو یہ خسخانہ پریخانہ بن جائیگا۔ خوب آنکھ مل کے دیکھا تو ایک حسین خوش قامت سرو قد سبزہ رنگ جس کی بہار عمر نے گلشن دنیا کی ۱۲-۱۳ برس سے زیادہ ہوا نہ کھائی ہوگی سہما ہوا چپ عالم سکوت میں کھڑا ہے بس پھر کیا تھا یہ دیکھ کر حضرت دل نے کنوتیاں بدلیں اور لگے کلبلیں کرنے جگر سے انجرات اوٹھے اور بدن میں رعشہ پیدا کرتے ہوئے دماغ تک لگے پاؤں ٹھہر ٹھہرانے لگا اور بیہودگی جاری سے لپٹ ہی تو گئے پھر جناب اب تاب کیسی تھی جھٹ (ز) د دبہ (زبان) (نئی ترکیب ہے) پھر کر لگے زنازن پھر واسطے اور مسلط ہو کر کچھ ایسے مزے میں آئے کہ آنکھ کھل گئی۔ دیکھتے کیا ہیں۔ ہاتھ میں نجست نہ سے میانی پاجامہ کی تر ہو رہی ہے جس کو کچھ اثر اوس تکیہ پر بھی دھبہ ہو کر رہ گیا ہے حیران کھڑے تھے۔ لاحول ولا قوۃ۔ بہت ترسے شیطان کی قوم میں پھر عجب رنگ کا [illegible]

کیسا تماشا۔

سالانہ جلسہ
وہی پاک باطن حضرت اقدس از رسالہ صبح ہلیا
بہلم

خورہی

اجی جناب پنچ بہادر ہرت! پنچ بہادر ہرت!!
ارے میاں پنچ ہرت!!! ارے میاں کیسا
سونے ہو ہم یار کہیں بیلی بندگی ہے کیا پسو نیز
کاٹتے۔ ذرا جلدی سے گہبراکر اٹھ بیٹھو۔
سلام بندگی کورنش مجرا گڈ مورننگ بالاگیں۔
گڈ مارننگ گڈ نائٹ وغیرہ وغیرہ کا تحفہ پیش کیے
سر ہلا کر کورنش کرتا ہوں۔ گرقبول افتد زہے
یہی بات ہے۔

ہائیں ہائیں یا وحشت لینا خبر لینا یہ صبح ہی صبح
ستگے موتہہ نہار یا کن کسنے ہوت ہرت کی
پھر بار کردی۔ اخاہ آپ ہیں آئے آئے تشریف
کا تکیہ کمر سے کہول کر اوپر رکہیے بجے۔ سکیے
مزاج کا تھرما میٹر آجکل کرنسی ڈگری پہہ ہے جو ابھی
حضرت بس کچھ نہ پوچھیے پسوؤں اور ہم ۔ ناک
میں دم اور دم میں ناک کردی ہے بات پھر خوب
سارنگی بجتی ہے اور ہم یہ گانے ہیں بس۔

حال کہوں کیا ہیارے ہائے سارا بدن کھجیارے
پسو کاٹیں دیا رے
کرتے پہرنے میں سرسر ہائے پہلیں پہر گہر گہر
پسو کاٹیں دیا رے
ہاتھہ میں کہانا بازیں کا ہائے سارا تن اکہوں نے چہانا
پسو کاٹیں دیا رے
ناکمیں دم میرا کردینا ہائے رات دن بس تن ہی چہانا
پسو کاٹیں دیا رے
دیکہیں زیادہ تر ہاں ان کا ہے اصل نمبر

پسو کاٹیں دیا رے
رات کو سونے دیتا نا ہیں ہائے چین ذرا یہ دیتے نا ہیں
پسو کاٹیں دیا رے
دن ہم اسکول میں گئیں ہائے رات نہ سوئیں پسو کاٹیں
پسو کاٹیں دیا رے
ناس مرا سب کہا ما ہیں ہائے پہر کھٹمل کیسے ہی آوا ہیں
پسو کاٹیں دیا رے
خون چوس کے کچھ نا چھوڑا ہائے ہاتھی تھا میں رہ گیا گہوڑا
پسو کاٹیں دیا رے
مجھکو بہی جب غصہ آیا ہائے خوب ہی مسلا جب کچھ پایا
پسو کاٹیں دیا رے
حال مرا سب پر قد ہویا ہائے تا تہیا تا تہیا تہیا
پسو کاٹیں دیا رے
کیا لے احمد آفت کم ہو ہائے پسو کاٹیں ناکمیں دم ہے
پسو کاٹیں دیا رے

سالانہ
الیس ۔ اے ۔ احمد بمبئی از لکہنؤ

طاق ابروسی انکی در گذرے
ہم یہیں سے سلام کرتے ہیں

سید ممتاز حسین صاحب فتحپوری نے بعنوان
ایسی طبیعت میری مائل کبہی پہلے نہ تہی ۱۱ اخبار
میں ایک مضمون دیا تہا جس کے آخر میں ناظرین پنچہاد
سے مدادرے عشق دریافت کیا تہا۔ چونکہ میں بہی
منجملہ ناظرین تہا اور پہر کیوں کا کو اسس وادی
کے تشبیہہ فراز سے کسیقدر واقف رہتے بجے
جرات ہوئی کہ میں بہی کچھ لکھوں۔ مگر مضمون پڑھ
کرنے سے معلوم ہوا کہ سائل صاحب خود دہ عاشق
ہوں یا نہوں اس راہ سے ضرور نابلد ہیں۔ اس
سبب اور تو کچھ نہیں لکہا صرف قانون عشق کے
متعلق چند نصیحت آمیز باتیں اور عاشق کا علاج
بتانے کیلئے چند سوال لکہدیے۔ اور ہاں اس
فقرہ یا مصرعہ پر جو کچھ کچھ کے نامہ نگار صاحب نے
لکہا ہوکہ ایسی طبیعت میری مائل کبہی پہلے نہ تہی
چونکہ مجھے بیساختہ ہنسی آگئی اس سے اس کی بابت
بہی تحریر کردیا اور نہیں بتا دیا کہ اگر یہ نثر ہے تو
مہمل ہے اور اگر نظم ہے تو ناموزون۔ اگر سبب
معلوم ہوتا کہ نامہ نگار صاحب اس مضمون سے
اسقدر برہم ہو کے جہانتک اون کی زبان اور
قلم میں قوت ہرزہ سرائی ہے وہ سب مجھ پر ختم
کردیں گے تو یاں کیوں اس جہگڑے میں پڑتا
گو شست خود تدارک۔ مجھے مطلب ہی کیا
تہا اون کی یاوہ گوئی سے زمانہ کی قدر شناسی
کا بہی پتہ چلتا ہے۔ سیف

سے پرچوں کے مضامین کو دیکہیں میں بر
وہ کیا کمال دکھلتے ہیں۔ مجھے اعتراض اون
لیاقت پر نہیں کیا تہا اون کی تحریر ہی سے معلوم
ہوتا ہے کہ علم اونہوں نے ضرورت سے زیادہ
حاصل کیا ہے جس میں وہ درجہ اجتہاد رکھتے
ہیں جس لفظ کو جس طرح سے چاہا لکھدیا ایسے
کی نکتہ چینیوں کا کچھ خوف نہیں چونکہ مجھے ان
زوائد سے مطلب نہ تہا بحث صرف خیالات
کے متعلق تہی اس سے اسکا کچھ ذکر نہ کیا اور
اب لکہتا ہوں۔

مگر معلوم ہوا کہ زمانہ اپنی گردش زیادہ تر
ایسے ہی لوگوں کو لئے ہوئے ہر بات
پہر وماہ کم نہیں۔ ہمیں اسوقت اتنی
نہیں جو زمانہ کی شکایت کرسکیں اور
ہوتا ہی کیا ہے تمام اگلے لوگوں نے اس کی
کی مگر کچھ ہی نہ ہوا۔ سہا ہی کا شعر ہے۔
خلاف اہلِ فنون کی منہ زوری ہرطرف

لیکن ہمیں ممتاز حسین صاحب سے کچھ شکایت اسلیئے نہیں ہے کہ انہون نے ہمارے مضمون کو غور سے ملاحظہ نہیں فرمایا کیونکہ اپنے نزدیک انہون نے جو جوابات تحریر فرمائے ہین وہ بہی ادہورے اور بے تکے ہونے کے علاوہ بعض بعض خارج از بحث ہیں یعنے مین نے عشق کی تعریف [illegible] سمجہے مذمت کرتا ہے مین نے قانون عشق انہون نے خیال کیا کہ مجہپر یہی کوئی اعتراض ہے مین نے عشق کی اصلیت سے جہانتک لوگون کی تحقیقات نے مطابقت کی ہے اسکو درج کیا اونہون نے جانا کہ عشق پر علم لغت مین بحث ہوگی - سنگے اپنی کشف اللغات اور مصطلحات پیش کرنے - یعنے یہ سوال کئے تہے - عاشق کا سن کیا ہے ؟ کتنے دنون سے عشق ہے ؟ وصال مطلوب ہے یا دیدار یار ؟ معشوق بہی عاشق ہے یا نہیں ؟ خط کتابت ہوسکتی ہے کچہ مضائقہ تو نہیں ہے معشوق کو عاشق کی بیتابی کی اطلاع ہوتی ؟ اگر ہوتی ہے تو وہ کیا کہتا ہے یہ سات سوال تہے - جنکا اختصار کرکے اس طرح تین کو پسند کر کے اپنی تحریر مین ٹہونس گیا کہ اول یہ کہ عاشق کا سن کیا ہے - دوسرے یہ معشوق بہی عاشق ہے یا نہین - تیسرے یہ کہ [illegible]وق سے خط کتابت ہوتی ہے یا نہین - [illegible] تفاوت رہ از کجاست تا بکجا - پہر بہی [illegible] اکتفا نہین ہوئی - سوالات پر اعتراض کیا [illegible] مجہے ناواقف ناتجربہ کار بتایا گیا اپنی علمیت [illegible]ت کے علاوہ مباحثہ کا بہی دعوے [illegible] انہے پوچہیے اگر آپ ان امور سے [illegible] ہین تو پہلے آرٹکل مین ناظرین سے [illegible]ست ہے کیون کی تہی -

باقی آئندہ

خضاب لاجواب و پسند خاص و عام

اے شائقین صاحبان ! کیا ہی ایک نادر تحفہ آپ کے پیش نظر کرنے مین آیا ہے - جو کہ کئی سال کے تجربہ اور کوشش بلیغ سے مرکب کیا گیا ہے اس کے ایکدفعہ کے استعمال سے آپ صاحبان ترکیب کنندگان کی داد دینے مین ہرگز توقف نفرماینگے - وہ تحفہ کیا ہے (خضاب لاجواب) مانند روغن کے بال مین لگا دیجئے - پانچ منٹ مین بالکل قدرتی سیاہی پر دیکہیے تجربہ طرفہ تر یہ کہ پندرہ یوم تک پہر آئینہ دیکہنے کی حاجت نہین رہتی بال بالکل نرم اور چمکدار رہتے ہین - اس کی قیمت بالکل قلیل رکہی گئی ہے جس سے ہر شخص فائدہ اوٹہا سکے - قیمت فی بکس ۱ عہ محصول ذمہ خریدار پانچ بکس کے خریدار کو ایک بکس مفت دیا جائے گا - ہر درخواست کی تعمیل بذریعہ ویلیو پے ایبل ہوگی - ہمارے پاس صدہا سارٹیفکیٹ اس خضاب لاجواب کے موجود ہین لیکن بوجہ عدم گنجائش چند صاحبون کے صرف نام نامی ذیل مین درج کرتے ہین - آپ اپنے اطمینان کے لئے صاحبان ذیل سے تصدیق کر سکتے ہین -

(۱) آغا حسن علی صاحب بالی گنج کلکتہ -

(۲) احمد شاہ صاحب " " "

(۳) بابو امیر علی صاحب پرانا قلعہ راولپنڈی -

(۴) محمد حسین صاحب کٹ ماسٹر رسالہ جیکب آباد -

(۵) حکیم امام علی صاحب کرولیا بازار کلکتہ -

المشتہر

حضرت مولانا عاشق یزدانی سید لور شاہ بغدادی گوری محلہ - پوسٹ آفس مانڈوی - بمبئی

خضاب مذکورہ بالا مندرجہ ذیل پتہ سے بہی دستیاب ہوسکتا ہے - منشی محمد عبد الرحمن آزاد - دفتر پنچ بہادر - بمبئی -

اسلامی دنیا

کویت مین بہت کچہ امن ہوگیا تہا اسکی وجہ یہ قرار دیجاتی ہے کہ والی بصرہ نے ابن رشید امیر نجد سے کچہ رشوت لیکر اوسے یہ دم دیا کہ مین کویت پر قابو پانے مین تیری اعانت کرونگا امیر نے والی مذکور کے اس وعدہ پر یہ سمجہکر کہ وہ ترکی افواج میری مدد کو بہیجیگا دس ہزار سپاہ سے کوچ بولدیا اور چند ہی گہنٹے کی راہ طے کرکے کویت مین جا ڈیرے ڈالے اور راوں چاہات پر قبضہ کرلیا جن سے کویت والے پانی لیا کرتے تہے - لیکن آخر کو اوسے پتا لگا کہ والی بصرہ نے اپنا وعدہ ایفا نہین کیا - اس مین شک نہین کہ ترکی فوجون کو وہان اوترنے سے برٹش جنگی جہاز نے روک دیا تہا دیکہنے یہ نہین کہ والی بصرہ نے اوس کی مدد کو فوج بہیجی ہی نہو) لیکن ابن رشید نے یاین خیال کہ مجہے والی بصرہ نے دہوکہ دیا ہے دار السعادۃ کو لکہہ بہیجا کہ میرے ساتہہ یہ کچہ گذری ہے - اسپر وہان سے فرمان سلطانی نافذ ہوا جس مین والی کو تو واپس بلا لیا گیا تہا اور اوس کے ساتہہ ہی ایک پیام مذکور کے نام اس مضمون کا ارسال ہوا کہ اپنے علاقہ کو لوٹ آئے - چنانچہ یہ تعمیل ارشاد بادشاہی اوس نے ایسا ہی کیا - یہ اسوقت سے کوئی دو ہفتہ بعد کی بات ہے جبکہ شیخ مبارک اپنی فوج لیکر امیر کے مقابلہ پر آمادہ ہوا ہے - بصرہ مین دس ہزار ترکی فوج اسوقت موجود ہے اور بغداد مین بیس ہزار مگر یہ جمعیت وہان کس غرض سے ہے ؟ اسکا کسیکو علم نہین -

جاسوسون کی رپورٹین

لکھنؤ مین اہل اسلام کا ایک بہاری جلسہ ہوا - قرار پایا کہ نیشنل کانگریس سے قطع تعلق رکھنا لازم ہے - اسپر عملدرآمد کیلئے ایک دوسرا جلسہ تمام مسلمانان ہند کے قایم مقامون کا منعقد کرین گے - تاکہ کارروائی قطعی کیجاوے -

ریاست میسور کی آمدنی پچھلے سال ایک کروڑ ۵۴ لاکھ ۷۰ ہزار تہی - خرچ ایک کروڑ ۵۷ لاکھ ۵۰ ہزار - ریاست میسور کی کانون سے پچھلے سال ۲ کروڑ ۵۰ لاکھ روپیہ کا سونا (۵۲۹۲۰۵ ۰۵۰ اونس) برآمد ہوا -

کنزودات کے سب ڈویژنل افسر کی رپورٹ کر خیانت مجرمانہ کے سبب ۵ سال قید سخت ہوئی - لاٹ صاحب بہادر نے اپیل مین سزا بحال رکہی -

ڈسٹرکٹ بورڈ تنجور کے ٹہیکہ دار کے مقدمہ خیانت مین دونون ملزمون کو ۳ - ۳ سال قید ۲ - ۲ ہزار جرمانہ ہوا -

ڈہاکہ مین برقی روشنی ماہ دسمبر مین جاری ہوگی - حضور لاٹ صاحب بنگالہ بذات خود افتتاح فرمائینگے - اسکا کل خرچ نواب سر حسن اللہ خان صاحب نے جیب خاص سے دیا ہے -

بیگم صاحبہ بہوپال کا بڑا لڑکا نواب نصر اللہ خان سرکاری طور پر جانشین قبول کیا گیا ہے -

پٹیالہ کے نوجوان مہاراجہ صاحب حصول تعلیم کے لئے ایچیسن کالج لاہور مین داخل کئے جاینگے -

جدید ... صوبہ کی وجہ سے اخراجات سرکاری ۲۳ لاکھ ۵۰ ہزار سالانہ کا خرچ اضافہ ہوگا - جدید صوبہ مین کل انتظامی محکمہ دار ۲۳ ہون گے - یہ بالفعل پنجاب ہی سے لیے جاینگے -

سرحدی اضلاع کے الگ ہو جانے سے چیف کورٹ لاہور کا کام گہٹ جائیگا جس سے ایک جج تخفیف کرنا ہوگا - مستقل اضافہ اخراجات کا تین لاکھ سمجہا جاتا ہے - عملدرآمد ۹ نومبر سے ہوگا یعنے بروز سالگرہ شاہ انگلنڈ -

کلکتہ مین نیشنل کانگریس کے متعلق نمایش دستکاری جو کہ ہونے مین ہوگی کلکتہ میدان مین اس کی اجازت نہین ملی -

برٹش کمیٹی کیطرف سے مسٹر ڈبلیو سی بنرجی صاحب نیشنل کانگریس کلکتہ مین بطور ڈیلیگیٹ شریک ہون گے -

کانپور کے مقدمہ توہین عدالت مین اخبار بسنت بادی کلکتہ کے ایڈیٹر کو ۲۴۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ملی -

سلہٹ کے تہانہ بنی گنج کے ہیڈ کنسٹبل و کنسٹبل سشن سپرد ہوئے کہ سخت اذیت سے ایک کو مار ڈالا تہا -

ایکہزار بوئر قیدی جنوبی افریقہ سے اور آرہے ہین جو نینی تال اور سیالکوٹ مین رکہے جاینگے -

خیرپور سندہ مین ایک چور ہوری برہمن کو دو سال قید سخت ہوئی - ایک مارواڑی لڑکی کو فروخت کیا جاتا تہا -

پونا کے گاین سماج مجلس موسیقی کیلئے ایک جدید ہال بصرف ۵۰ ہزار تعمیر کرین گے ۴۰ ہزار جمع ہوگیا ہے -

ہمہاسے اور حمد خان طغیانی کی خبر آئی متصل شو پور ریل بہ گئی - پل ٹوٹ گیا مسافرون کو تکلیف ہے -

آٹہوین رجمنٹ بنگال لانسرز کے ایجوٹنٹ جو کیپٹن وارکارنش تہے راولپنڈی مین خودکشی کی -

خیرآباد متصل اٹک کے میدان مین ۴ - ۵ رسالے پلٹنین مشقی قواعد کرینگی - ایک سپاہی توپخانہ بہی شریک ہوگا -

جنوبی افریقہ کی ضروریات کے لیئے کلکتہ سے اور یا بجہاز حضرت بادشاہ (دونی) بنا اور تیجہ کر بہیجے گئے -

ہند سے ۲۰ ودنی بلٹسن کو بہیجا ہے یہ تجویز رہی جو اخراجات نسخ کی گئی ۲۰۰۰ روپیہ بچ گئے -

گزشتہ کی کورٹ مارشل مین ۲۲ ویں پلٹن کے جمعدار بہارت سنگہ کو درجہ میں دو قدم گہٹا دیے -

نیلگیری سے میسور تک شاخ ریلوے بنائی جائیگی ۲۴ میل کا خرچ ۲۰ لاکہ کا تخمینہ کیا گیا ہے -

کلکتہ مین ویٹرنری کالج کے متصل تالاب مین فرینک برن نام ایک یورپین جوان ڈوب مرا ہے -

حیدرآباد دکن کی فوجون کا جلسہ جاندماری دسمبر کو میدان ترمیلگری مین ہوگا -

تسنگلہ پور مین گاڑی وانون نے انکار کرکے بلوہ کیا - ایک سپاہی کو پیٹا - پولیس سپاہی کی ۲۲ مفسد گرفتار ہین -

ریاست پٹیالہ کے جدید انتظام مین کونسل ایجنسی کی ناقابلیت یا مہاراجہ صاحب کی فضول خرچی کچہ خلل نہ لانے پائیگی - اس کا خاص بندوبست کر دیا گیا ہے -

حضور لیڈی کرزن بیگم نے قلاکی کا وارث بنایا کی دو بچے نے شملہ ٹون ہال مین بہ گذشتہ کہ نمایش بازار

چھاؤنی فورٹ پنجاب مین توپخانہ فیروز کے گولندازمسمی برچل کا مقدمہ تھا جو سیشن سے بری ہوا۔

سرکار حضور مہاراجہ صاحب جیپور بہم ماہ مبارکباد کے جلسہ سند نشینی پر ولایت تشریف لیجاوینگے۔

پچھلے قحط سے ہندوستان مین جو آدم مرا ۱۰ لاکھ تک تعداد بیان کی گئی ہے۔

سر فریڈرک فرائز صاحب بہادر کی جگہ آئندہ لفٹننٹ گورنر برما مسٹر کاٹن ہونگے جنکو مسٹر بنگال حضور والیسراے کے شملہ پہنچنے کی دیر ہے ہندی یادگار ملکہ قیصرہ کی نسبت کام شروع ہوگا +

ہندوستان مین سرشتہ ارکیولوجی کے لیے ایک ڈائرکٹر جنرل کا عہدہ بڑھایا گیا قدیم عمارت کا ہے۔

حضور والیسراے ۲۲ر نومبر کو سندھ اسے مین دربار لیوی فرماینگے ۹ر دسمبر رنگون مین۔

حضور گورنران مدراس کو بفضلہ آرام ہے سفر جاری رہا۔ ایل ہنگلور کو بجواب اڈریسیر جہاز تبلائی۔

چاہا تھا ایکٹ اسلحہ نرم کیا جاوے قانون جنگلات دسیلا کیا جاے۔ بند و بست استمراری ہو۔ کیا سکتے ہین۔

بنگلور مین ۲۵ کی شام دوم مدراس لانسرز ور یونٹ ٹروپ کے سکھ پنجابی سپاہیون سے جھپٹ گئی۔

دونون فوجون کے ۳۰۰ جوانون کا ہجوم ہوگا لٹھ فسادبد تلوارین بھی استعمال کیگئین بازی گر کا تماشا وجہ جنگ ہوگیا بہت مجروح ہوکر ہسپتال پہنچے ۔ ایک سپاہی مر ہی گیا۔

ہندوستان کے سرشتہ رسد و باربرداری سے متعلق اگلے سال قریب سوا چار لاکھ کا مال ولایت سے منگواینگے۔

ضلع کوہاٹ مین نمک کی کانین ۔ وہ قانون معادن ۱۹۰۱ء کی بندشون سے مستثنی کردیگئین۔

بلوچستان مین قاتلانہ حملون کے انسداد کیمتعلق جدید قواعد نافذ ہوئے ۔ علاوہ سزا مجرم کی جائداد ضبط کرنا ضروری ہوگا۔

دارجیلنگ مین چوگان بازی کے کھیل مین مسٹر ہمند پرائیوٹ سکرٹری لاٹصاحب بنگالہ بسبب گھوڑے کے گرے بیہوش ہوگئے۔

برہما کے مقام ترینا نجونگ مین مٹی کے تیل کا چشمہ تھا دفعتہ معدوم ہوگیا۔ بھاری نقصان ہوگا۔

ہرات کی فوج قلعگیر نے بھی جدید امیر کابل کی اطاعت کا حلف اوٹھایا۔ یہ ضلع کابل کی فوجیں ہین جنکی وفاداری پختہ یقینی ہے۔ کابل کی ٹکسال مین جدید امیر صاحب کے نام کا سکہ بافراط مصروف ہو رہا ہے۔ تمام ملازم بدستور بحال رکھے گئے ہین۔ امیر مرحوم کے لیے خیرات کرنے کو ۱۰ ہزار روپیہ دیکر بھیجا ۔ ۲۰ ہزار کو ٹار ۔ ۲۰ ہزار ہرات مین اسیطرح جا بجا بھیجے گئے ۔ جیلخانہ جلال آباد سے ۲۰۰ قیدی رہا کردیے گئے جیلخانہ کابل سے ۲۰۰ بدخشان بلخ میمنہ ہرات ۔ غزنی مین بھی اسیطرح قیدی چھٹے ۔ ان قیدیون کے چھوڑنیکی تاکید کی گئی جن کے جرائم خفیف تھے جو عادی مجرم نہ تھے علاقون دساکین کو خیراتین دیگئین ۔ سرحد کے افغانی ضلع برباب کے مفسد جاگیرون کے جرگہ

کرنیل محمد گل خان نے قید کیے ہین ان سب کو کابل بھیجکر مناسب سلوک پائینگے ۔ انمین اکثر بڈھے آدمی ۔ عورتین اور بچے ہین ۔ خاص مفسد گرفتار ہونے پر معافی قتل کیے گئے تھے اور آیندہ کو امیر صاحب ان سب کو چھوڑ دینگے ۔ کرنیل محمد گل خان نے مفسدون کو مغلوب کرکے انکی فصلین جلادین ۔ مال مویشی ضبط کیے ۔ اب یہان اندیشہ سرکشی کا نہین ہے۔

دوآبہ سندھ ساگر مین نہر آبپاشی جاری کرنے کے متعلق مسودہ قانون کونسل آئین پنجاب مین پاس ہوگیا ہے اگر نہر نکالی گئی تو اس نواح کے مالکان اراضی کی تین چوتھائی زمینین سرکار لیگی اس کے معقول وجہ تبلائی گئی اگر یہ نہر جاری ہوگئی تو پچاس لاکھ ایکڑ رقبہ بنجر سے آباد ہوجائیگا ۔ اس کا فیصلہ زیر تجویز ہے۔

سرحدی ملا نجم الدین المعروف ملا ہڈا کو امیر حبیب اللہ خان نے کابل مین طلب فرمایا ہے بسبب خوشی ہے ۔ ملا ہڈا کو بہت سال قبل حبیب اللہ خان کا دینی اتالیق تھا پھر مرحوم امیر کی ناراضی سے فرار ہوگیا تھا۔

طاعونی نقشہ

تاریخ	مبتلا طاعون	اموات طاعون	اموات کل امراض
۲۷ر اکتوبر	۱۸	۲۵	۱۰۵
۲۸ر ،،	۳۲	۳۳	۱۰۸
۲۹ر ،،	۲۴	۲۹	۱۱۷
۳۰ر ،،	۲۷	۲۸	۱۱۶
۳۱ر ،،	۲۴	۱۳	۱۱۵
یکم نومبر	۱۶	۲۱	۱۱۳
۲ر ،،	۲۱	۲۷	۱۰۵

مطبع حیدری واقع بمبئی بھنڈی بازار مین حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا